بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنے سے نکاح کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2194

تاریخ اجراء: 30ربیع الثانی 1445ھ/15نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کر لے، تو کیا اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ اور کیا اس عمل سے کوئی کفارہ بھی لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کا اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، شرعاً سخت حرام و گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہے، لہذا اِس ناجائز اور قبیح فعل سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اور جس شخص سے یہ کام سرزد ہو گیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ سچے دل سے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، اور یہ توبہ کرنا ہی اِس گناہ کا کفارہ ہو گا، توبہ کے علاوہ کسی اور قسم کا کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ نیز اس ناجائز عمل کو کرنے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، عورت بدستور شوہر کے نکاح میں ہی رہے گی۔ یہ مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ اس کام کو حرام سمجھ کر ہی کیا ہو۔ البتہ اگر اُسے حلال سمجھ کر کیا، تو اب یہ کفر ہو گا اور ایسا کرنے والے شخص پر لازم ہو گا کہ اپنے اس فعل سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ، نئے سرے سے کلمہ پڑھے اور کلمہ پڑھنے کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کرے۔

عورت کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنے والے شخص پر لعنت کی گئی ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد کی حدیث مبارکہ ہے ”عن أبی هريرة، قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ملعون من أتى امرأته فی دبرها“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔ (سنن ابی داؤد، جلد2، کتاب النکاح، صفحہ 249، رقم الحدیث: 2162، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

المعجم الکبیر للطبرانی کی حدیث پاک ہے: ”عن خزیمة بن ثابت، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن اللہ لا یستحیي من الحق لا یحل لأحد أن یأتي النساء في أدبارھن“ ترجمہ: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا، کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ عورتوں کے پچھلے مقام میں وطی کرے۔ (المعجم الکبیر، جلد4، صفحہ88، رقم الحدیث :3736، مطبوعہ: قاھرۃ)

مر آۃ المناجیح میں ہے: ”عورت کی دبر میں وطی کرنا تمام دینوں میں حرام ہے اسلام میں حرامِ قطعی ہے کہ اس کا منکر کافر ہے (اور) اس کا مرتکب فاسق وفاجر“۔ (مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ55، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

شوہر کا اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، شرعاً حلال نہیں، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”ولا یحل لہ الاستمتاع بھا فی الدبر ولا فی الفرج حالة الحیض“ ترجمہ: اور مرد کے لئے اپنی عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرنا حلال نہیں ہے اور حالتِ حیض میں فرج میں وطی کرنا بھی حلال نہیں ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ155، مطبوعہ قاھرۃ، مصر)

بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، اگر حلال جان کر ہو، تو یہ کفر ہے، چنانچہ جامع ترمذی کی حدیث مبارکہ ہے: ”عن أبي ھریرة، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: من أتی حائضا، أو امرأة في دبرھا، أو کاھنا، فقد کفر بما أنزل علی محمد“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ (جامع ترمذی، جلد1، صفحہ242، رقم الحدیث: 135، مطبوعہ: مصر)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ، فیض القدیر میں لکھتے ہیں: ”المراد أن من فعل ھذہ المذکورات واستحلھا فقد کفر ومن لم یستحلھا فھو کافر النعمة۔۔۔ ولیس المراد حقیقة الکفر“ ترجمہ: مراد یہ ہے کہ جس شخص نے یہ مذکورہ کام حلال سمجھ کر کیا، تو وہ کافر ہو گیا اور جس نے اس کو حلال سمجھ کر نہ کیا، تو وہ نعمت کی ناشکری کرنے والا ہے اور اس صورت میں یہ حقیقی کفر نہیں۔ (فیض القدیر، جلد6، حرف المیم، صفحہ23، مطبوعہ مصر)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراٰۃ المناجیح میں، حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی یہ تینوں شخص قرآن وحدیث کے منکر ہو کر کافر ہوگئے۔ خیال رہے کہ یہاں سے شرعی کفر ہی مراد ہے اسلام کا مقابل۔ اوران سے وہ لوگ مراد ہیں جو عورت سے دبر میں، یا بحالت حیض صحبت کو جائز سمجھ کر صحبت کریں۔“ (مرآۃالمناجیح، جلد1، صفحہ308، مطبوعہ: مکتبہ اسلامیہ)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”ویمنع ۔۔۔ وطؤھا (یکفر مستحلہ) ۔۔۔ وکذا مستحل وطء الدبر عند الجمھور“ ملتقطا“ ترجمہ: اور حائضہ عورت سے وطی ممنوع ہے، اور اس کو حلال جاننے والے کی تکفیر کی جائے گی، اور جمہور کے نزدیک یہی حکم عورت کے پچھلے مقام میں وطی کو حلال جاننے والے کا ہے۔ (تنویرالابصار مع در مختار، جلد1، صفحہ533،542، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، ارشاد فرماتے ہیں: ”حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہبِ راجح میں مطلقًا کفر ہے، جبکہ ان کی حلت وحرمت قطعی ہو ۔۔۔ اور اگر وہ حرامِ قطعی، حرام لعینہ ہے ۔۔۔ جب تو اُسے حلال ٹھہرانا باجماعِ ائمہ حنفیہ کفر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ147، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net